کیوں؟ کیا اسلام نے عورت کے فرائض معین کئے ہیں

آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی
آیت اللہ جعفر سبحانی مدظلہما العالی

سوال: اسلامی فقہا کے فتاویٰ کے مطابق گھر کا کام کاج کرنا اور اسی طرح بچوں کو دودھ پلانا اور ان کی نگہداشت کرنا عورت کے لئے واجب نہیں ہے اور پھر بیوی کے اخراجاتِ زندگی مہیا کرنا بھی شوہر کی ذمہ داری ہے اور اس بنا پر اسے گھر سے باہر کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لہٰذا نہ تو اس پر کمانا واجب ہے اور نہ ہی خانہ داری۔ اس صورت میں معاشرے میں عورت کا فریضہ کیا ہے؟

جواب: اگر اسلام نے گھر کا کام کاج کرنا اور اسی طرح بچوں کو دودھ پلانا اور ان کی نگہداشت کرنا عورت پر واجب نہیں کیا تو اس کا مقصد یہ تھا کہ عورتوں کا مقام اور شخصیت معاشرے میں بلند کرے اور یہ کام انجام دینے کے لئے ان کے ہاتھ کھلے چھوڑ دے تاکہ وہ انھیں رضا و رغبت سے کریں اور اگر ان کا معاوضہ لینا چاہیں تو لے سکیں لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کسی چیز کے واجب نہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اسے انجام دینے سے روک دیا گیا ہے۔

بلاشبہ اسلام نے عورتوں کی قدر و منزلت بڑھانے کے لئے امور خانہ داری ان پر واجب نہیں کئے تاکہ ان کی حیثیت ایک کنیز کی ہو کر نہ رہ جائے۔ درحقیقت اس نے اس چیز کو ان کے ضمیر اور فطری خواہش پر منحصر رکھا ہے۔ ظاہر ہے کہ مائیں اپنے فرزندوں اور نوزائیدہ بچوں سے بے حد محبت کرتی ہیں۔ یہی مامتا انھیں اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ وہ اپنے بدن کا رس انھیں پلائیں اور ان کی پرورش کریں۔ عورتیں گھر کی زیبائش کی طرف طبعی میلان رکھتی ہیں اور یہ میلان بجائے خود گھر کی درستی اور خوشنمائی کا ضامن ہے۔ چنانچہ طلوع اسلام کی چودہ صدیاں گزرنے کو آئی ہیں اور یہی مروّجات مسلمان بیویوں اور شوہروں کے درمیان جاری رہے ہیں۔ مسلمان عورتیں ہمیشہ یہ فطری افعال انجام دیتی رہیں اور ضرورت کے وقت اس قابل بھی رہی ہیں کہ اپنے شرعی حقوق سے استفادہ کرسکیں۔

☆☆☆

حضرت علیؑ نے فرمایا: ''دوسروں کو نیک کام کی ہدایت کرنے والے اور خود اس پر عمل کرنے والے بنو۔ دیکھو ایسے نہ بنو جو دوسروں کو تو نیکیوں کی دعوت دیتا ہے اور خود ان پر عمل نہیں کرتا اور اپنی بدعملی کے گناہ میں مبتلا ہو کر خدا کے غیظ و غضب کا شکار ہوتا ہے۔''
(غرر الحکم درر الکلم۔ ج ۲ ص ۵۶۷)